نمبر ۱۰ و ۱۱

اشاعۃ السنۃ

جلد ۶

معہ ضمیمہ

بابت ماہ ذی الحجہ سنہ ۱۳۰۰ و محرم سنہ ۱۳۰۱ مطابق اکتوبر و نومبر سنہ ۱۸۸۳ء

قیمت رسالہ و ضمیمہ بدستور یعنی نوابوں و رئیسوں سے سالانہ [illegible] گورنمنٹ اور عام اغنیاء سے [illegible] متوسط اہل وسعت سے [illegible] کم وسعت لوگوں سے ۲ روپے اور بے وسعت اہل علم سے جو اسکی اشاعت بھی کریں دعاء خیر۔ خط کتابت دار رسالہ مہتمم کے پورے نام و خطاب سے حسب نشان ذیل تا اطلاع ثانی ہونی چاہیئے اور بسبیل ارسال زر بجز منی آرڈر یا ہنڈوی اور کوئی نہو ورنہ مہتمم ذمہ وار نہ ہوگا۔

ابو سعید محمد حسین لاہوری { مہتمم اشاعۃ السنہ۔ لودھیانہ

ضروری گذارشیں

۱ ۔ ان دو نمبروں میں اس نوٹس کی تعمیل ہے جو ضمیمہ نمبر ۹ میں دیا گیا تھا۔ یہہ دونو حرف بحرف ملاحظہ گورنمنٹ کے لایق ہیں مگر ہم گورنمنٹ کے قیمتی وقت کے لحاظ سے ملتمس ہیں کہ صفحات ذیل ضرور ملاحظہ ہوں صفحہ ۲۸۷ سے ۲۹۴ - ۳۰۱ - ۳۱۱ - ۳۲۰ - ۳۳۰ - ۳۳۲ - ۳۳۹ -

۲ ۔ انمیں اکثر ایڈیٹران اخبارات ہندوستان کو صواب کی ہدایت کیگئی ہے جو اسکو قبول نکر کے اسکی مخالفت اختیار کریں وہ اپنا علم و ہنر دکھانے میں تہذیب و انصاف کو کام میں لاویں۔ اڈیٹر اخبار شیر قیصر کیطرح صرف دشنام و مطاعن سے ہمارے ساکت کرنیکی حرص نکریں اور یقیناً جان لیں کہ ہم اپنے وقت کو رسالہ کو آبرو کو (بمقدار ذرہ ہی کیوں نہ ہو) قوم کے لئے وقف کر چکے ہیں لہذا ہم گالیوں کے خوف سے قوم کی نصرت نہ چھوڑینگے اور راستہ میں جو مصائب ہمپر آوینگے سب سر پر لینگے۔ ان دشناموں سے وہی لوگ اس بیت کے مصداق بنینگے۔ چو حجت نماند جفا جوی را ۔ بپرخاش برہم کشد روی را

۳ ۔ ان رسایل کے مضامین سے کسی مسلمان کی ضرر رسانی مد نظر نہیں ہے اور نہ کوئی ایسی بات اسمیں درج ہے جس سے کسی مسلمان کو ضرر پہنچے جو کچھہ اسمیں لکھا ہے اس سے اپنی ذاتی ضرر کی مدافعت مد نظر ہے۔

۴ ۔ ان رسایل میں بعض مسلمانوں کے واقعی حالات مخالف گورنمنٹ کا بیان ہوا ہے اس سے بھی اپنے ہی ضرر کی مدافعت مد نظر ہے [illegible] اسکو مسلمانوں کی ضرر رسانی سمجھے یا مخبری قرار دے وہ پہلے [illegible] نمبر ۳۴ جلد ۱۸ اور شیر قیصر نمبر ۲ جلد ۵ اور رسالہ انتظام المساجد [illegible] جامع الشواہد ضرور ملاحظہ فرماکر انصاف سے دیکھے کہ پہلے کس [illegible] باغی اور مفسد اور گورنمنٹ کا بدخواہ اور واجب القتل کہا ہے اور یہہ مخبری کس سے سرزد ہوئی ہے پھر جو کہنا ہو سو کہے۔

۵ ۔ جو ہمارے اس طریق مدافعت کو سابق روش مصالحت کے مخالف قرار دیں وہ یہ جان لیں کہ ہمنے یہ طریق انہی لوگوں سے اختیار کیا ہے جو مسلمانوں میں اتفاق و مصالحت ہونے نہیں دیتے ان سے یہہ سلوک مخالفت عین مصالحت تامہ مفید نفقت و سوا ہے اور جو ہمکو ان مباحث سے شخصی بحث کرنیکا الزام دیں وہ یہہ جان لیں کہ یہہ کسی ایک شخص سے بحث نہیں ہے یہ ایک قومی بحث ہے۔

۶ ۔ یہہ دو نمبر حسب درخواست شائقین معمولی تعداد سے ساڈھے چار سو پرچہ زاید چھپے ہیں جو فی نمبر ۸ ریا ہم نرخ حسب حیثیت خریدار بکینگے خریدار ۲۵ پرچہ کو چہارم حصہ قیمت معاف ہے زیادہ کو سوم حصہ معاف

چشمہ نور پریس واقع امرتسر پنجاب میں چھپکر شائع ہوا

جواباً مشیر قیصری

نمبر۴

مکہ مکرمہ مین اہلحدیث پر مواخذہ کا
جواب
لائق توجہ برٹش گورنمنٹ

شیخنا و شیخ الکل + مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب محدث دہلوی متع اللہ المسلمین بطول حیوتہم کی مجمل سرگذشت مکہ تو ہم ضمیمہ نمبر ۹ جلد ۶ مین بعنوان **مژدہ** تحریر کر چکے ہین جس سے ناظرین کو بخوبی ثابت ہوگیا ہوگا کہ جو اراجیف (خوفناک خبرین) ہمارے بدخواہان ملک و مذہب نے اخبارات و اشتہارات کے ذریعہ سے شہرۂ آفاق کی ہین انکا اکثر حصہ محض خلاف واقع ہے۔ ازانجملہ سچ ہے تو اسیقدر ہے کہ مولانا ممدوح پاشائی محل مین بلائے گئے اور تین دن تک وہان رہے اور ان سے ان تہمتون کر جو لوگون نے ان پر لگائی تہین جواب لئے گئے آخر وہ ان سے بری قرار دئے گئے اور پاشائی چٹھی یا سارٹیفکٹ کے ذریعہ سے مکہ سے مدینہ کو روانہ ہوئے اور وہان سے بے مزاحمت احدی واپس ہوکر اپنے وطن مین آپہنچے۔ اسمقام مین ہم اس اجمال کی تفصیل کرتے ہین اور جن امور سے بحث کرنیکا اس مضمون مین وعدہ دے چکے ہین ان سے بحث کرنا چاہتے ہین مگر قبل از بحث چند امور کی تمہید مناسب سمجھتے ہین۔

(۱) جو کچھہ ہم آیندہ کہین اگر وہ کسی کو اپنے خیال و تحقیق کے مخالف معلوم ہو تو ہمکو اسکے بیان مین معذور سمجھین اور حسن ظنی و اولو العزمی کو کام مین لاکر یہہ جان لین کہ ہم اپنی فہم و اعتقاد مین (کسیکو وہ غلط ہی کیون نہ معلوم ہو) معذور ہین اور اس کے بیان و اظہار مین اپنی دیانت و ایمان و عقل و مصلحت کیطرف سے مجبور ہے وللناس فیما یعشقون مذاہب

+ یعنی شیخ العرب والعجم۔ (دیکھو صفحہ (۱) ضمیمہ اشاعۃ السنہ نمبر ۹ جلد ۶)۔

اور جو لوگ ہمارے بیان کو **خود غرضی** یا **خوشامد** یا **بناوٹ** گمان کرین وہ ذرا غور و تامل سے کام لیکر یہہ سوچین کہ جو باتین ہم کہتے ہین وہ کیسی ہین۔ واقعی یا محض بناوٹی۔ اگر وہ کسیکو بناوٹی معلوم ہون تو وہ اُن کے دلایل کو جو ہم بیان کرینگے غور سے پڑہین اور اسپر انصاف سے داد دین اپنے اوصاف کمال عقل و انصاف کا لحاظ رکہین۔ ہماری طرف کچہہ خیال نہ کرین۔ اُنظُرُوا اِلیٰ مَا قِیلَ لَا اِلیٰ مَن قَالَ فان المحققین یعرفون الرجال بِالحقِّ لا الحق بالرجال۔

(۲) **مسئلہ جہاد** (جو اسلام مین مسلم ہے) کے معنی **اہلحدیث** عموماً اور مولانا سید **محمد نذیر حسین** صاحب مُحدّث خصوصاً ایسے سمجہے ہوئے ہین جن سے اکثر متدین عوام اور بعض خواص حنفیہ کو اتفاق نہین ہے۔ اِس معنی کی **تشریح** کچہہ تو **اشاعۃ السنہ** کے مقامات مفصلہ† حاشیہ مین ہو چکی ہے اور کچہہ **نواب صاحب** بہوپال کے متعدد تالیفات (حطہ۔ اتحاف۔ ہدایۃ السائل۔ موائد العوائد۔ روضہ خصیب تاریخ جدید بہوپال۔ ترجمان وہابیہ وغیرہ) مین پائی جاتی ہے۔ اور **پوری تشریح** ہمارے رسالہ **اقتصاد فی مسائل الجہاد** مین ہے (جسکی اشاعت اب بہت جلد ہونیوالی ہے)

اس تشریح کا مجمل ماحصل یہہ ہے کہ مسلمان رعایا کو اپنے گورنمنٹ سے (خواہ وہ کسی مذہب یہودی عیسائی وغیرہ پر ہو اور اُس کے امن و عہد مین وہ آزادی کے ساتہہ شعار مذہبی ادا کرتی ہو) لڑنا یا اُس سے لڑنے والون کی جان و مال سے اعانت کرنا جایز نہین ہے و بنابرین علیہ اہل اسلام ہندوستان کے لئے گورنمنٹ انگریزی کی مخالفت و بغاوت حرام ہے۔

† وہ مقامات یہہ ہین جلد دوم کا ضمیمہ نمبر ۶ صفحہ ۲۹۳ – نمبر ۸ صفحہ ۲۴۹ – نمبر ۹ صفحہ ۲۷۳ وغیرہ – اور جلد سوم کا نمبر ۸ صفحہ ۲۳۸ – نمبر ۱۱ صفحہ ۳۰۳ اور جلد چہارم کا نمبر ۱ صفحہ ۲۵ نمبر ۴ صفحہ ۱۱۰ و ۱۱۶ – نمبر ۵ صفحہ ۱۲۸ – نمبر ۸ صفحہ ۲۳۹ – نمبر ۱۰ صفحہ ۳۱۳ نمبر ۱۱ صفحہ ۳۳۱ وغیرہ نمبر ۱۲ صفحہ ۳۶۷ اور جلد پنجم کا نمبر ۱ صفحہ ۲۳ نمبر ۱۱ صفحہ ۳۳۲ وغیرہ نمبر ۱۲ صفحہ ۳۲۹ وغیرہ اور جلد ششم کا نمبر ۴ صفحہ ۱۰۳ – نمبر ۶ صفحہ ۱۶۱ – نمبر ۷ صفحہ ۲۱۸ وغیرہ –

اور یہہ وہ جہاد نہیں ہے جسکا دین اسلام مین حکم آچکا ہے -

جن لوگون کو اس مسئلہ مین اہلحدیث سے خلاف ہے اُنکی نسبت ہم یہہ تجویز کہ اُن کے مذہب نے انکو اس کے خلاف کی ہدایت کی ہے" نہین کر سکتے اور کسی اسلامی مذہب یا اس کے تمام لوگون کو ناحق متہم کرنا نہین چاہتے اور بعض اشخاص کا گناہ ہم سب کے ذمہ نہین لگاتے انکی نسبت ہم صرف یہہ کہین گے (چنانچہ پہلے بھی نمبر ا جلدہ مین کہہ چکے ہین) کہ وہ اِس خلاف مین اپنے اصل مذہب کے پیرو نہین ہین اپنے ذاتی غلط خیال یا جہالت یا نفسانیت کے دہوکہ مین آئے ہوئے ہین - اصل مذہب اسلام اور اسکے فروعی مذاہب اس ہدایت خلاف سے بری ہین -

(۳) مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب محدث دہلوی نے اصل معنی جہاد کے لحاظ سے **بغاوت ۱۸۵۷ء** کو شرعی جہاد نہین سمجھا - بلکہ اسکو **بے ایمانی و عہد شکنی و فساد و عناد** خیال کر کے اسمین شمولیت اور اُسکی معاونت کو معصیت قرار دیا - اور اُس کے برعکس اس غدر مین گورنمنٹ کی خیرخواہی کی اور عین طغیانی طوفان بے تمیزی مین ایک زخمی لیڈی (زوجہ مسٹر لیسن) کی جان بچائی اور اُسکے زخم کے معالجہ کے بعد وہ سرکاری کمپ مین پہونچائی جس پر گورنمنٹ کیطرف سے بہی قدردانی و توجہ ہوئی اسکی پوری تفصیل سرکاری کاغذات مین موجود اور کسیقدر نمبر ا جلدہ اشاعۃ السنہ مین بہی ہو چکی ہے -

(۴) **مولوی رحمت اللہ** کرانوی مقیم مکہ اُن ہی لوگون مین سے ہے جو جہاد کے صحیح معنے سمجہنے مین اہلحدیث کے مخالف ہین اُس نے مسئلہ جہاد کی اُس مخالفانہ اور غلط معنی کے دہوکہ مین آکر بغاوت ۱۸۵۷ء مین شمول اور +مولویان و اکابر گروہ حنفیہ (مولوی فضل حق خیرآبادی مولوی سرافراز علی گورکہپوری - حاجی امداد اللہ (+پیر پیران و مولویان **دیوبند - گنگوہ**

+ ان مولویون کا ذکر مولوی رحمت اللہ کے ساتہہ ایک غرض سے ہوا ہے جسکا اظہار امر ششم مین ہوگا ان پچہلے قصون کی یاددہانی بے غرض چیز نہین ہے -

+ دیکہو اخبار شہر قیصر ستمبر ۱۸۰۰ء مین اشتہار مولوی محمد یعقوب مدرس مدرسہ دیوبند -

اور گلابی چوورقہ (جو زرد رو ہوکر ۲۰ صفحہ مین مطبع فیض عام دہلی مین دوبارہ چہپا ہے) اور اسپر لودہانہ - **پانی پت - دیوبند - گنگوہ - رامپور** وغیرہ کے علماء کی مہرین زیادہ کی گئی ہین) والے بہی اُن (لودہانہ والون) سے کچہہ کم نہین ہین اونہون نے بہی اس زرد رو رسالہ کے صفحہ ۱۹ مین صاف لکہدیا کہ جس قدر شمشیر و دست و زبان کے ذریعہ سے انکا مقابلہ کیا جاوے تہوڑا ہے -

اب اس سے بڑہکر روشن دلیل انکے اہلحدیث کے جانی دشمن ہونے اور ان کے خون کے پیاسے ہونے پر کوئی کیا چاہیگا - انکی ان تحریرات سے (جنمین لفظ قتل و شمشیر موجود ہے) بہی منصفین حُکام و عامہ ناظرین کو ان کے دشمن اہلحدیث ہونیکا یقین نہ آیا تو معلوم نہین اور کس دلیل سے اور کب یہہ یقین آئیگا - کیا اب ہی جبکہ غدر ۱۸۵۷ء کی طرح اہلحدیث پر غدر مچایا جاویگا ور اہلحدیث کا گلا کاٹا جاویگا -

ے) سلطنت روم ہمارا فخر ہے اور سلطان روم

ہما ری عزت کیونکہ وہ سلطنت اسلامی سلطنت ہی اور سلطان ایک اسلامی بادشاہ لیکن امن عام و حُسن انتظام کی نظر سے (مذہب سے قطع نظر) **برٹش گورنمنٹ** بھی ہم سلمانون کے لئے کچہہ کم فخر کا موجب نہین ہی اور خاصکر گروہ اہلحدیث کے لئے تو یہہ سلطنت بلحاظ امن و آزادی اسوقت کی تمام اسلامی سلطنتون (روم ایران خراسان) سے بڑہکر فخر کا محل ہے - **مذہب** عیسائی گو تو کوئی مسلمان حق پر نہین سمجہتا اور جو حق پر سمجہے وہ مسلمان نہین ہے اس مزید فخر کا موجب و مقتضی برٹش گورنمنٹ کا اہل اسلام کو مذہبی آزادی دینا اور انکے مذہبی امور مین دست اندازی نکرنا ہے -

ریاست روم بھی گو اس آزادی کی رعایت سے معرا نہین ہے کیونکہ مختلف مذاہب (عیسائی یہود وغیرہ) کے لوگ اس سلطنت مین باامن اوقات بسر کرتے ہین ولیکن اس سلطنت خصوصًا اسکے ماتحت ملک حجاز **علی الخصوص** حرمین شریفین مین خاصکر

+ یعنی زرد کاغذ پر -

مسلمانون کی مختلف قومون کے حق مین اس مسئلہ آزادی پر سلطان روم سے پورا پورا عمل نہین ہوسکتا اس تکمیل تعمیل سے سلطان کو علماء و شیوخ اسلام مانع و مزاحم ہوتے ہین جنکی حکم و فتوے کو حکم الٰہی سمجھا جاتا ہے وہ جسکا عمل یا اعتقاد اپنے فہم و خیال کے مخالف پاتے ہین (فروعات فرعیہ سے کیون نہ ہو) اسپر جھٹ فتوی کفر یا ضلالت کا لگا لیتے ہین اور اسکو اسکی اعتقاد کے موافق عمل کرنے نہین دیتے۔ یہہ + لوگ سلطنت روم کے حصہ دار و شریک نہوتے تو سلطان روم بھی ماشاء اللہ اس آزادی کی رعایت مین برٹش گورنمنٹ سے کم نہ ہوتے۔

اس امن و آزادی عام و حسن انتظام برٹش گورنمنٹ کی نظر سے اہلحدیث ہند اس سلطنت کو از بس غنیمت سمجھتے ہین اور اس سلطنت کی رعایا ہونیکو اسلامی سلطنتون کی رعایا ہونیسے بہتر جانتے ہین اور جہان کہین وہ رہین یا جائین (عرب مین خواہ روم مین خواہ اور کہین) کسی اور ریاست کا محکوم و رعایا ہونا نہین چاہتے۔ گو اسلامی ریاستون کے رئیسون کو وہ اپنا فخر سمجھین اور جایز طور پہ انکی معاونت کو قومی ہمدردی خیال کرین جیسا کہ روم و روس کے جنگ مین اہلحدیث ہند نے بشمول عام مسلمانان ہند بیوگان و یتیمون کے لئے چندہ دیا جسمین بشمول مسلمانان لاہور کسیقدر (پچاس روپیہ) خاکسار نے بھی پیشکش کیا تھا۔

(۸) مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب محدث ملک ہند مین ایک ہی ایسے شخص ہین جو علم (۱) حدیث کثرت (۲) تلامذہ کثرت (۳) اتباع عام قبولیت (۴) مین اپنا ثانی نہین رکھتے۔

افاضل و اماجد اس گروہ اہلحدیث مین اور یہی ہین جنسے علم کی اشاعت بذریعہ تالیفات اور سنت کی اقامت بذریعہ تحریرات اور دین کی تجدید بازالہ منکرات و بدعات بہت ہو...

+ اسمین اس بات کیطرف اشارہ ہے کہ اگر کوئی ناجایز صورت معاونت پیش آوے مثلاً (خدا نخواستہ باشد) برٹش گورنمنٹ سے سلطان روم کی نا اتفاقی ہو جائے اور مقابلہ کی نوبت آوے تو اس صورت مین اہلحدیث ہند اپنی اسلامی ریاستون کو (روم ہو خواہ اور) ہرگز مدد نہ دینگے اور نہ ان کے ساتھ ہونگے بلکہ اپنی مہربان گورنمنٹ پر جان و مال نثار کرنیکو حاضر و مستعد ہونگے۔ اس پیشنگوئی کو

+ یہہ حضرات مقلدین ہین جو عمل بالحدیث کو مجتہدون کا خاصہ سمجھتے ہین۔

ہم آن کے ذمہ دار و جوابدہ نہیں ہیں اِسکی وجہ ہم اخبار مشیر قیصر نمبر ۴۸ جلد ۲ مطبوعہ ۳۰ دسمبر ۱۸۸۳ء مین چھپوا چکے ہین آپ اُسکو ملاحظہ فرما سکتے ہین

(۷) اِن افادات کی خاتمہ پر بطور نتیجہ آپنے فرمایا ہے کہ باوجودیکہ مخالفین کیطرف سی اِس قسم کی زبان درازیان ہوتی ہین مگر اہلسنت نے جواب مین صرف اِس قدر ثابت کیا ہی کہ تقلید شخصی شرک و بدعت نہین ہے - یہہ نہین کہا کہ لامذہب مشرک یا مبتدع ہین کیون نہو خود ہی بُرا بھلا کہنا اور اُلٹا الزام رکہنا - اب انصاف سی ارشاد ہو کہ یہان ترقی معکوس ہی یا قضیہ معکوس "-

خاکسار ملتمس ہے کہ جناب کے ارشاد سی معلوم ہوتا ہے کہ آپ بے کینہ و صاف سینہ ہین آپنے اپنی بھائیون کے اِس قسم کے رسائل جنمین اہلحدیث کو کافر و مشرک و واجب القتل کہا گیا ہی ملاحظہ نہین فرمائے - گلابی چودرقہ (جامع الفوائد فی اخراج الوہابین عن المساجد) جنمین اہلحدیث کو کافر و مبتدع کہا گیا ہے اور اس سی پہلا رسالہ انتظام المساجد باخراج اہل الفتن و المفاسد جسمین اہلحدیث کو مشرک کہنے کے ساتھہ انپر قتل کا بہی فتوی دیا ہے اور اِس سی پہلے رسایل تنویر الحق - توفیر الحق - تحفۃ العرب و العجم - مدار الحق - انتصار الاسلام اور افاضل کلکتہ کی بعض تالیفات جناب ملاحظہ فرماتے تو جناب کی طبیعت انصاف طینت سی امید ہی کہ یہہ بات کبھی زبان پر نہ لاتے اور علماء اہلحدیث کا اپنے سنّی بھائیون کو مشرک و مبتدع نہ کہنا تو آپ مان ہی چکے ہین

اِن عذرانہ التماسون اور دوستانہ گذارشون سے اُمید ہی آپ کو یقین ہو گا کہ مضمون ترقی معکوس نہایت صحیح و درست ہی اور اِسکا نقیض قضیہ معکوسہ صحیح نہین ہی آیندہ اُسکا اختیار (اختیار نہ رہیگا) آپ — اور جملہ ناظرین کے اختیار مین ہے -

آپ کا خیرخواہ بلا اشتباہ

ابو سعید محمد حسین لاہوری

اڈیٹر رسالہ اشاعۃ السنہ